جمعیۃ العلماء ہند کے متعلق کبھی پوری نہ ہونے والی توقعات کا اظہار

مارچ ۱۹۳۹ء کے پہلے ہفتہ میں "جمعیۃ العلماء ہند" کا ایک اجلاس دہلی میں منعقد ہونے والا ہے۔ جس کے متعلق "جمعیۃ العلماء ہند کا واحد ترجمان الجمعیۃ" (۹ فروری) لکھتا ہے:۔

"یہ اجلاس ملک کے عام سیاسی حالات کے لحاظ سے اہم ہونے کے علاوہ مسلمانوں کی مجلسی اور سیاسی پراگندگی کے پیش نظر مسلمانوں کی امیدوں کا آماجگاہ بنا ہوا ہے"

کیوں؟ اس لئے کہ بالفاظ "الجمعیۃ"

"اس اجلاس کے موقعہ پر علماء امت کے منتخب دماغ دہلی میں جمع ہوں گے جن کے پیش نظر سیاسی ارتقاء کی شاہراہ پر ملک کی سبک خرامی بھی ہوگی۔ اور مسلمانوں کی گرانباری بھی۔ قومی مفاد کے لئے متحدہ محاذ کی ضرورتیں بھی ہونگی اور ملت کی صفوں کا الم انگیز انتشار بھی۔ مسلمانوں کے مذہبی اور شرعی مسائل کا احساس بھی ہوگا۔ قومی اور وطنی ضرورتوں کا شعور بھی۔ ملکی حالات بھی ان کے فکر و نظر کو دعوت دیں گے۔ اور مسلمانوں کے مخصوص ملی مسائل بھی۔ ان کے پاس حوصلے ہوں گے۔ اور حوصلوں میں بلندئ فرائض کا صحیح احساس ہوگا۔ اور دلوں میں ولولۂ کار"!

اگر ان لمبی چوڑی توقعات کو محض قیاس آرائی نہ سمجھا جائے۔ بلکہ ایک لحہ کے لئے یہ فرض کر لیا جائے۔ کہ ان میں حقیقت اور اصلیت کا کوئی شائبہ پایا جاتا ہے۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ جن "علماء امت کے منتخب دماغ دہلی میں جمع ہوں گے"۔ وہ کسی گوشہ گمنامی سے اس اجلاس کے موقعہ پر ہی رونما ہوں گے یا اس سے پہلے بھی اسی خطۂ زمین میں موجود ہیں۔ جس کا نام ہندوستان ہے اگر کہیں سے نمایاں ہو کر اب مسلمانوں کو اپنے کارہائے نمایاں دکھانے والے ہیں۔ تو ان کے متعلق جس قسم کی توقعات کوئی چاہے۔ رکھ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ پہلے سے موجود ہیں۔ اور ان کی موجودگی میں ایک طرف تو بالفاظ "الجمعیۃ" یہ حالت ہے۔ کہ: "آج سے زیادہ کسی دور میں بھی مسلمانوں کے لئے ملی تنظیم اور اس کی ضرورت کا اس قدر شدت کے ساتھ احساس نہیں کیا گیا"۔ اور دوسری طرف علماء کے اعمال اور افعال نے "ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں علماء امت کے خلاف نفرت و حقارت سب و شتم کا طوفان برپا کر رکھا ہے"۔ تو خدا را غور فرمایئے۔ دہلی میں علماء کا ایک اور اجتماع اپنے اندر کیا خصوصیت رکھتا ہے۔ کہ وہ "مسلمانوں کی امیدوں کا آماجگاہ بنا ہوا ہے"! وہ علماء جو آج تک باوجود بڑے بڑے دعوؤں کے ملت کی صفوں کا الم انگیز انتشار دور نہیں کر سکے۔ جو مسلمانوں کے مذہبی اور شرعی مسائل کو حل نہیں کر سکے۔ جو کسی اور موقعہ پر بھی قومی اور وطنی ضرورتوں کا صحیح شعور رکھنے کا ثبوت پیش نہیں کر سکے۔ ان سے اب کس طرح کسی بہتری کی توقع کی جا سکتی ہے۔ کیا یہ وہی جمعیۃ العلماء نہیں جس نے صرف اس لئے فوج کی نوکری کو حرام اور قطعی حرام قرار دیا تھا۔ کہ بعض انتہا پسند لوگوں نے فوجی ملازمت کی مخالفت شروع کر رکھی تھی۔ پھر کیا یہ وہی جمعیۃ العلماء نہیں جس نے چرخہ کاتنے کی تعریف و توصیف میں محض اس لئے احادیث پیش کرنی شروع کر دی تھیں۔ کہ گاندھی جی چرخہ کاتنے کا ارشاد فرما رہے تھے۔ پھر کیا یہ وہی جمعیۃ العلماء نہیں جس نے شراب کی دکانوں پر پکٹنگ لگانا اس لئے اپنا مذہبی فرض بتایا تھا۔ کہ کانگرس نے اس تحریک کو جاری کیا تھا۔ پھر جب ان تحریکوں کو جاری کرنے والوں نے ان کو ترک کر دیا۔ تو جمعیۃ العلماء بھی خاموش ہو کر بیٹھ گئی:۔

جن علماء کی یہ حالت ہو جنہوں نے اپنے مذہب اسلام کو دوسروں کی خاطر موم کی ناک بنا رکھا ہو۔ جنہوں نے مسلمانوں کو دوسروں کی خاطر اندھا دھند گرداب ہلاکت میں ڈالنے سے ذرا دریغ نہ کیا ہو۔ جن کے اعمال نامے مسلمانوں کے خون ناحق سے رنگین ہوں۔ اور جو مسلمانوں کی مالی۔ اخلاقی اور مذہبی تباہی کے ذمہ وار ہوں۔ ان کے متعلق کون خیال کر سکتا ہے۔ کہ ان کے وہم و گمان میں بھی مسلمانوں کی بھلائی اور بہتری کی کوئی تجویز آ سکتی ہے۔ اور وہ کوئی ایسی راہ اختیار کر سکتے ہیں جس پر چل کر مسلمان اس مصیبت اور ہلاکت کے گرداب سے نکل سکیں۔ جس میں یہی علماء ان کو ڈال چکے ہیں:۔

بس ایک جلسہ کیا۔ جمعیۃ العلماء خواہ بیسیوں جلسے کرے۔ مسلمانوں کی اس حالت کی جس پر خود جمعیۃ کے ترجمان نے آنسو بہائے ہیں کچھ بھی اصلاح نہیں کر سکتی۔ ہاں اس کو اور زیادہ بگاڑ سکتی اور خراب کر سکتی ہے۔

جمعیۃ العلماء کے لئے جلسہ کرنا کوئی نئی بات نہیں۔ پھر آج تک اس نے کیا کر دکھایا ہے۔ کہ آئندہ کچھ کرسکے گی اور اصل بات تو یہ ہے۔ کہ ان کے اعمال ان کے عقائد اور ان کے خیالات نے انہیں کسی مفید کام کے قابل رہنے ہی نہیں دیا۔ اور وہ زمانہ آچکا ہے جس کے متعلق مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما چکے ہیں کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء۔ اب علماء اپنے متعلق خود جو چاہیں کہتے پھریں۔ اور ان کے نقیب جس طرح چاہیں ان کے مناقب بیان کرتے رہیں۔ کسی دردمند کسی باشعور اور کسی خیر خواہ اسلام کو ان سے نہ تو کسی بھلائی کی امید ہے اور نہ کسی بہتری کی توقع۔ جو خود سیدھے راستہ سے بھٹکا ہوا ہو۔ اس سے یہ امید رکھنا کہ دوسروں کو راہ راست دکھا سکے گا۔ اور منزل مقصود پر پہونچا دیگا حد درجہ کی نادانی ہے۔

پس جمعیۃ العلماء کا وہ اجلاس جس کے متعلق بڑی بڑی توقعات کا اظہار کیا گیا ہے۔ سراسر بے نتیجہ اور بے فائدہ ثابت ہوگا۔ ہاں مسلمانوں پر ایک بار پھر یہ بات واضح کر دے گا کہ ان کا الم انگیز انتشار اور عبرتناک بدنظمی اس وقت تک دور نہیں ہوسکتی۔ جب تک وہ برگزیدۂ خدا کو قبول نہ کریں گے۔ جسے خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں مبعوث کیا ہے۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ فروری۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

آج بعد نماز مغرب صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے۔ مولوی فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ نے مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت کے نائٹ سکول میں تقریر کی۔ جس میں بعض ضروری ہدایات بیان کیں ؛

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام احمد صاحب ارشد کو ریاست فرید کوٹ میں بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا ہے۔

احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کی قادیان میں آمد

۱۶ فروری کو احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کے ممبران تین روز کے لئے قادیان آرہے ہیں۔ علاوہ احمدی طلباء کے غیر احمدی طلباء کو بھی کثرت سے ساتھ لانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ دوران قیام میں ایسوسی ایشن کی طرف سے غیر ممالک سے آئے ہوئے مبلغین کو پارٹی دی جائے گی۔ توقع ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی ایسوسی ایشن کے ممبران کو خطاب فرمائیں گے۔ علاوہ ازیں بعض لیکچر بھی ہوں گے۔

خاکسار مرزا حمید احمد سکرٹری

حکومت پنجاب اور مولوی عطاء اللہ کیخلاف دعویٰ استقراریہ کی تاریخ سماعت

چودھری عصمت اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی لائلپور سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کی بناء پر حکومت پنجاب اور مولوی عطاء اللہ کے خلاف سینئر سب جج صاحب گورداسپور کی عدالت میں جو دعویٰ استقراریہ دائر ہے۔ اس کی سماعت ۲۰ فروری کی بجائے ۱۴ فروری کو ہوگی ؛

قادیان کے متعلق ایک معزز ہندو کے تاثرات

۹ فروری میرے بھائی منشی عبد الرحمٰن صاحب نائب صدر قانونگو ریاست کپورتھلہ اپنے ساتھ ایک معزز ہندو پنڈت رام آسرا صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیارت اور قادیان کی مقدس بستی دکھانے کی غرض سے لائے۔

چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات میں ابھی توقف تھا۔ اس لئے پہلے صدر انجمن احمدیہ کے جملہ دفاتر دکھائے۔ اور ضروری حالات بتائے گئے خصوصاً جناب ناظر صاحب بیت المال نے تفصیلاً اپنے صیغہ کے متعلق ان کو معلومات بہم پہونچائے۔ اس کے بعد مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک۔ مہمان خانہ۔ لنگر خانہ۔ مدرسہ احمدیہ۔ مرکزی لائبریری اور بہشتی مقبرہ دیکھنے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ حضور کی ملاقات کے بعد انہوں نے حسب ذیل سطور مجھے لکھ کر دیں۔ جو میں ان کی اجازت سے اخبار میں شائع کراتا ہوں۔

"آج میں ہمراہی منشی عبد الرحمٰن صاحب نائب صدر قانونگو کپورتھلہ قادیان کی بستی میں وارد ہوا۔ سلسلہ احمدیہ کے دفاتر اور نظام سلسلہ کو دیکھ کر دل کو از حد فرحت ہوئی۔ مزید برآں حضرت صاحب سے ملاقات ہونے پر بہت سی معلومات حاصل ہوئیں۔ حضرت صاحب کے خیالات نہائت پاکیزہ اور آپ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہیں۔ آپ کے نورانی چہرہ سے پاکیزگی اور پارسائی ٹپکتی ہے۔ افسوس ہے کہ بوجہ تنگیٔ وقت زیادہ ٹھہر نہیں سکا۔ اگر زندگی رہی تو میں پھر کسی اور موقعہ پر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر نیاز حاصل کروں گا۔"

یہاں کے نظام کے متعلق زبانی بھی کئی بار مجھ سے تعریف کی۔ اور اس تنظیم سے بہت متحیر تھے۔ بار بار کہتے تھے کہ میں پھر بھی ضرور آؤں گا۔

خاکسار عظیم الرحمٰن قادیان

ضلع سیالکوٹ میں احرار کو ایک تازہ شکست

ضلع سیالکوٹ میں ڈسٹرکٹ بورڈ کا الیکشن بڑے زور سے شروع ہے ایک حلقہ انتخاب میں چودہری شاہنواز خان صاحب ایڈووکیٹ اور تین غیر احمدی اصحاب امیدوار تھے۔ مگر یہ تینوں اصحاب چودہری صاحب کے حق میں دستبردار ہو گئے۔ اور چودہری صاحب بلا مقابلہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر منتخب کئے گئے ہیں۔ جس حلقہ سے چودہری صاحب بلا مقابلہ منتخب ہوئے ہیں۔ یہ پیر فیض الحسن صاحب آلو مہاری نائب صدر مجلس احرار ہند کا حلقہ ہے۔ یعنی اس حلقہ میں پیر صاحب کا گھر ہے۔ اور آج کل وہاں موجود ہیں۔ چودہری صاحب کے انتخاب سے ان کو بڑی تکلیف ہوئی ہے۔ یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اور احرار کی کھلی شکست ہے۔

نامہ نگار

مرکزی چندے (یعنی حصہ آمد چندہ عام و چندہ جلسہ سالانہ)

جہاں تک ممکن ہوسکے جلدی ادا کرنے چاہئیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق یہ چندے جماعت کے لئے آزمائش ہیں۔ پس خوش نصیب ہیں وہ جو اس آزمائش میں پورے اتریں ؛

ناظر بیت المال قادیان

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۳۸۴) بلوغت

ولمّا بلغ اشدّہ اٰتینٰہ حکمًا وعلمًا :- جب وہ مضبوطی کو پہونچا تو ہم نے اس کو انتظام کی قابلیت اور علم بخشا۔ بلوغت اور پختگی کئی طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تو بلوغت جسمانی جو قریبًا پندرہ سال کی عمر سے شروع ہوجاتی ہے۔ اور پختگی اس کی قریبًا ۲۵ سال کی عمر میں ہوتی ہے۔ دوسری روحانی بلوغت جو فلمّا بلغ اشدّہ وبلغ اربعین سنۃً سے واضح ہے کہ یہ عمومًا چالیس سال کی عمر میں ہوتی ہے ایک وہ بلوغت جو کاروبار اور کمائی کی ہوتی ہے۔ وہ اگرچہ پیشے۔ قوم۔ اور ملک کے لحاظ سے الگ الگ ہے۔ تاہم تعلیم یافتہ طبقہ میں میٹرک پاس سے بی۔ اے یا ایل۔ ایل۔ بی اور ایم۔ بی۔ بی ایس۔ یا بیرسٹری وغیرہ پر ختم ہوتی ہے۔ یعنی جب آدمی وہ امتحان پاس کرے۔ جس کی وجہ سے اُسے روزگار مل سکے۔ اس کے سوا ایک اور بلوغت بھی ہے۔ یعنی اعلےٰ کارکن۔ اور اعلےٰ مبلغ دین بننے کی بلوغت۔ میرے نزدیک آئندہ کے لئے ہمارے سلسلہ میں اس کا معیار۔ بی۔ اے۔ فاضل جامعہ ہوگا۔ نہ اکیلا بی۔ اے۔ نہ اکیلا فاضل جامعہ۔ کم از کم اتنی مشترکہ لیاقت اور تعلیم ہو۔ تب وہ شخص سلسلہ کا مفید کارکن اور مبلغ بن سکتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ سو جو نوجوان دینی خدمت پسند کرتے ہیں اور جو لوگ اپنی اولاد دین کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کم از کم اس معیار تک ان کو پہنچائیں۔ بغیر اس کے موجودہ زمانہ میں وہ حکم اور وہ علم جو خدمت دین کے لئے ضروری ہے۔ حاصل نہیں ہوسکتا :۔

(۳۸۵) سچا الہام فکر کا نتیجہ نہیں

اس کے متعلق یہ تین باتیں قطعی فیصلہ کُن ہیں۔ (۱) یہ کہ علم غیب جو الہام میں ہوتا ہے۔ وہ غور و فکر کا نتیجہ نہیں۔ ورنہ پھر دُنیا کے بڑے بڑے عقلمند اور فلاسفر سب غیب دان ہوا کرتے ؛۔

(۲) دوسرے غیر زبان میں الہام ہونا جسے ملہم جانتا بھی نہیں۔ یہ فکر و خیال کا نتیجہ نہیں ہوسکتا ؛۔

(۳) تیسرے الہام میں الفاظ اور خیالات تو دل سے اُٹھ سکتے ہیں۔ مگر عدد اور گنتی کسی خیال کا نتیجہ نہیں ہوتی مثلًا جب الہام ہوا۔ کہ اکیس روپیہ آئیں گے۔ اور وہ آگئے۔ تو روپیہ کا آنا تو خیال پر مبنی ہوسکتا ہے۔ مگر اکیس کی تعداد صرف عالم الغیب کے پاس سے ہی آسکتی ہے۔ نہ یہ کہ خیال کا نتیجہ ہو ؛۔

پس یہ تین ثبوت قطعی ہیں سچے الہام کے لئے کہ وہ غور و فکر کا نتیجہ نہیں ہے۔ غیب کے نمونوں اور مثالوں سے تو قرآن اور الہاماتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھرے پڑے ہیں۔ اور انگریزی اور عبرانی الہامات کی مثالیں بھی ہم نے دیکھی ہیں۔ اور فارسی الہام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مشہور ہے۔ لیکن عدد کے لئے دیکھو آیت لکم میعاد یوم۔ یعنی اے کفارِ مکّہ میری ہجرت کے ایک سال بعد تم پر عذاب آئے گا۔ اور خلافت راشدہ کا تیس سال تک رہنا۔ اور تیرہ صدیوں کے بعد مسیح موعود کا ظہور۔ اور ایک سو سال تک کسی صحابی کا یا کسی اہلِ ارض کا زندہ نہ رہنا۔ اور نو سال میں پسر موعود کا پیدا ہونا۔ اور چھ سال

لیکھرام کی میعاد۔ اور ۴۷ سال عمر بر وفات حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ۔ اور ڈھائی سال اپنی عمر کے باقی رہ جانے جس وقت کورتی ٹنڈ میں دو تین گھونٹ آبِ زندگی کو رویا میں دیکھا تھا۔ اور متعدد دفعہ آنے والے روپیوں کی گنتی کا قبل از وقت معلوم ہوجانا۔ اور "پچیس کو ایک واقعہ" والا الہام۔ غرض بکثرت مثالیں اعداد کی مل سکتی ہیں ؛۔

(۳۸۶) ہر انسان کلام الٰہی سے مشرف ہے

ما کان لبشرٍ ان یکلّمہ اللّٰہ الا وحیًا او من ورآئ حجابٍ او یرسل رسولًا فیوحی باذنہ ما یشآء (شورٰی) یہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تین طریقوں سے خدا انسان کے ساتھ کلام کرتا ہے۔ ایک تو براہ راست وحی۔ دوسرے رویا و کشوف تیسرے رسول کو وحی دیتا ہے۔ کہ آگے پہونچا دے۔ یہ تیسری قسم کی وحی دُنیا کے ہر انسان کے لئے ہے۔

مثلًا اللہ تعالےٰ نے قرآنی وحی اپنے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت ہم کو بھیجی۔ اور اس طرح ہم سے کلام کیا۔ اس طریقہ سے تمام دُنیا کے ہر فرد سے خدا کا کلام ثابت ہے۔ رسول سے صرف فرشتہ ہی مراد نہیں۔ بلکہ نبی بھی رسول ہوتا ہے۔ پس نبی کی معرفت بھی جس جس کو کلام الٰہی پہونچے۔ وہ ایسا ہی ہے۔ گویا خدا نے اس سے کلام کیا آگے قسمت والے اسے مان لیتے ہیں اور بدقسمت انکار کر دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضلوں کی طرح اس کے کلام کا دائرہ بھی نہایت وسیع ہے۔ خواب اور رویا والا کلام بھی ہر نبی نوع انسان سے ہوتا ہے۔ اور یرسل رسولًا والا کلام بھی نبی رسول کی معرفت ہر انسان سے۔ ہاں پہلی قسم کا کلام خاص لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے ؛۔

(۳۸۷) مُباہلہ انبیاء کا نشان ہے

قبولیتِ دُعا صرف انبیاء کو بطور نشان کے دی جاتی ہے۔ اور گو ہر انسان کی خصوصًا مومنوں کی دُعائیں قبول ہوتی رہتی ہیں۔ مگر حریف کے مقابلہ کے وقت یہ حربہ چلانا صرف انبیاء کا ہی کام ہے۔ اسی طرح مباہلہ بھی جو دُعا ہی کی ایک شاخ یعنی "بد دُعا" ہے وہ بھی انبیاء یا ان کے خلفائے راشدین کو جو ان کی گدی پر بیٹھتے ہیں سزاوار ہے۔ قرآن مجید کی آیت مباہلہ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاص طور پر مخاطب ہیں۔ عام مومن مخاطب نہیں میرے نزدیک عام مومنوں کو مباہلہ بطور نشانِ صداقت پیش کرنا۔ اور خود اس نشان سے فیصلہ چاہنا جائز نہیں۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ کبھی تیر نشانہ پر بیٹھ جائے۔ مگر علمِ کلام الٰہی۔ مکالمہ۔ مناظرہ۔ کثرتِ غیب۔ قبولیتِ دُعا۔ اور مباہلہ۔ یہ سب نشانات انبیاء کی ذات سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے۔ کہ جھٹ مباہلہ کے لئے آمادہ ہوجاتے ہیں۔ پھر مباہلہ ہو۔ اور بعض دفعہ نتیجہ مشکوک اور مبہم نکلتا ہے۔ تو حیران ہوتے ہیں۔

بات یہ ہے۔ کہ یہ نشان ان کے لئے ہے ہی نہیں۔ اس لئے کبھی اس پر جُرأت نہیں کرنی چاہیئے۔ ہماری جماعت کے لئے تو یکطرفہ مباہلہ حضرت مسیح موعود فرما گئے ہیں۔ اس لئے کوئی تشویش کی ضرورت ہی نہیں۔ جو دشمن صرف یہ بد دُعا کرے کہ اگر یہ شخص جو مسیح موعود ہونے کا مدعی تھا۔ سچا ہے۔ تو ہم پر عذاب نازل کر۔ بس اتنا کافی ہے۔ یہ نہ کہیں کہ فلاں احمدیہ جماعت تباہ ہو۔ ورنہ پھر مباہلہ ان سے براہ راست ہوجائے گا۔ غرض مباہلہ خود مسیح موعود سے ہونا چاہیئے۔ نہ کہ مختلف جماعت ہائے احمدیہ کے یا افراد جماعت سے۔ اگر یہ جائز ہے۔ تو پھر مرزا نویسی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد اور احباب جماعت کا فرض

احباب کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک حال کے خطبہ میں (اخبار الفضل مجریہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۹ء) جماعت کو ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہر احمدی اپنے ذمہ لے۔ کہ سال بھر میں کم سے کم ایک دوسرے احمدی ضرور بنائے گا۔ اور خواہش فرمائی ہے کہ دوست بھی منظم طور پر وعدے پیش کریں۔ حضور فرماتے ہیں ”ان وعدوں کا پورا ہونا یا نہ ہونا تو سال کے بعد دیکھا جائے گا۔ لیکن آج ہمیں یہ تو معلوم ہونا چاہیئے کہ جماعت کے دوستوں کی کیا نیتیں اور کیا ارادے ہیں۔ جب کوئی شخص صحیح طور پر وعدہ کرتا۔ اور پھر اسے پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ کوئی کہے کہ تعداد معین کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ خواہ کوئی ہزار احمدی بنائے۔ مگر ہم تو اقل ترین تعداد معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح معین کرنے سے کام کرنے والے کا حوصلہ بھی قائم رہتا ہے۔ اور پھر اس سے ہر شخص کے اخلاص کی حقیقت بھی معلوم ہوسکتی ہے۔ اگر کوئی شخص یونہی بہت سی تعداد لکھوا دیتا ہے۔ جس کے لئے دوران سال میں کوئی کوشش نہیں کرتا۔ تو اس کے متعلق لوگوں کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہ یونہی بڑ مارنے والا ہے۔ دین سے اسے کوئی غرض نہیں“۔

پھر فرماتے ہیں ”احمدیت کی اشاعت نہ صرف اس لئے ضروری ہے کہ خدا کے دین کی اشاعت ہو۔ بلکہ لوگوں کی اپنی تربیت کے لئے بھی یہ بہت ضروری ہے۔ جب وہ تبلیغ کے لئے باہر نکلیں گے۔ دوسروں کے پاس جائیں گے۔ تو ان پر اعتراض ہوں گے۔ لوگ احمدیوں کے عیوب بیان کریں گے۔ اور ممکن ہے ان میں سے کوئی عیب خود ان کے اندر پایا جاتا ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ اپنی اصلاح کی کوشش کریں گے۔ اپنے علوم بڑھانے کی جدوجہد کریں گے۔ اور سلسلہ کی تعلیم کو سیکھنے کی سعی کریں گے۔ اور اس طرح یہ تحریک تبلیغ اور تربیت دونوں لحاظ سے مفید ثابت ہوگی“۔

یہ تحریک ان احباب کے اخلاص کا بھی امتحان ہے جو کہتے ہیں۔ کہ ہم بوجہ مالی کمزوری اور غربت کے مالی تحریکوں میں حصہ نہیں لے سکتے۔ اور اپنے تئیں سبکدوش خیال کر لیتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ کیونکہ اس میں مالی مطالبہ نہیں۔ جب ہم مالی اور جانی قربانیوں سے کسی ایک میں کلی اخلاص سے شامل نہیں ہوتے۔ تو ہماری حالت خوشکن نہیں۔ یہ کوئی آسان کام نہیں۔ لوگوں کی طرف سے کئی طرح کی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ اور ہر نبی کے زمانہ میں صداقت کا مقابلہ کیا گیا ہے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وھمت کل امۃ برسولھم لیاخذوہ وجادلوا بالباطل لیدحضوا بہ الحق فاخذتھم فکیف کان عقاب یعنی قصد کیا ہر ایک امت نے اپنے پیغمبر کے لئے کہ اسکو پکڑ لیں (یعنی اپنے زور بازو سے اس کے سلسلہ کو نابود کر دیں) اور حق ڈگمگا دینے کے لئے باطل سے جھگڑتے رہے۔ پھر ہم نے ان کو پکڑ لیا۔ پس کیسا ہوا میرا عذاب یعنی انبیاء اور ان کے سلسلے کو نابود کرنے والے خود عذاب سے تباہ کر دیئے گئے

قرآن کریم کے اور مقامات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب مقابلہ سخت ہو اور انسان سست ہو کر یا ہمت ہار کر نہ بیٹھ جائے۔ بلکہ دعا اور صبر اور استقامت سے اپنے کام میں بڑھتا چلا جائے۔ تو اللہ تعالےٰ کی غیر معمولی نصرت شامل حال ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر انسان کم ہمتی دکھائے۔ تو پھر غیر معمولی ترقی نہیں ہوتی۔ اور وہ فتح کسی اور وقت پر جا پڑتی ہے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے انہیں فرمایا۔ اے میری قوم تم ارض مقدس میں داخل ہو جاؤ جو خدا نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے اس پر انہوں نے جواب دیا۔ اے موسےٰ وہاں تو بڑے جبار لوگ ہیں ایسے لوگوں کی موجودگی میں ہم وہاں کس طرح داخل ہوسکتے ہیں۔ جب تک وہ نہ نکلیں۔ ہم کبھی داخل نہیں ہوں گے۔ حضرت موسےٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام نے پھر فرمایا کہ وہاں جانے کی کوشش تو کرو۔ جونہی کہ تم داخل ہوگے۔ وہ ہتھیار ڈال دیں گے۔ اور تم غالب ہو جاؤ گے۔ وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم صادقین۔ لیکن اس قوم نے پھر بھی یقین نہ کیا۔ بلکہ گستاخی سے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ موسےٰ تو اور تیرا رب دشمنوں سے جا کر لڑتے پھرو۔ ہم یہیں بیٹھے ہیں۔ آخر اس نافرمانی کے سبب وہ ارض مقدس سے چالیس برس اور محروم کر دیئے گئے۔ اور وہ اس کے وارث نہ ہو سکے۔

یہ واقعہ ہمارے لئے عبرت ناک ہے۔ اس زمانہ کی مخالفتیں بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتیں ؎

قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر ایک معاند اور مخالف سلسلہ کو چیلنج دیتے ہوئے نہایت ہی واضح الفاظ میں فرماتے ہیں۔

”ہر ایک مخالف کو چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لئے کوشش کرے۔ اور ناخنوں تک زور لگا دے۔ اور پھر دیکھے۔ کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا“۔

اس کے متعلق کئی معاند تجربہ کر چکے ان کی ایک لمبی فہرست ہے۔ اور وہ اپنے انجام پر بجز نامرادی اور حسرت کے کچھ نہ دیکھ سکے۔ اس زمانہ میں بھی بعض بدقسمت اسی وہم میں مبتلا ہیں۔ لیکن ان کے متعلق بھی الٰہی فرمان یہی ہے۔ وحیل بینھم وبین ما یشتھون کما فعل باشیاعھم من قبل انھم کانوا فی شک مریب۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تائید الٰہی نیز اپنے مقاصد کی کامیابی کے ذکر میں اپنی تصنیف فتح اسلام میں فرماتے ہیں۔ ”میں آسمان سے اترا ہوں ان پاک فرشتوں کے ساتھ جو میرے دائیں بائیں ہیں جن کو میرا خدا جو میرے ساتھ ہے میرے کام کے پورا کرنے کے لئے ہر ایک مستعد دل میں داخل کرے گا۔ بلکہ کر رہا ہے۔ اور اگر میں چپ بھی رہوں۔ اور میری قلم لکھنے سے رکی بھی رہے۔ تب بھی وہ فرشتے جو میرے ساتھ اترے ہیں۔ اپنا کام بند نہیں کر سکتے۔ اور ان کے ہاتھ میں بڑی بڑی گرزیں ہیں۔ جو صلیب توڑنے اور مخلوق پرستی کی ہیکل کچلنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ شائد کوئی بے خبر اس حیرت میں پڑے۔ کہ فرشتوں کا اترنا کیا معنے رکھتا ہے۔ سو واضح ہو۔ کہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے۔ کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدث اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اترتا ہے۔

تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں۔ اور برابر اترتے رہتے ہیں۔ جب تک کفر اور ضلالت کی ظلمت دور ہو کر ایمان اور راستبازی کی صبح صادق نمودار ہو۔ جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

پس ہمارے ساتھ جب یہ آسمانی نصرت ہے۔ تو ہمیں چاہیئے۔ کہ عام دعوۃ و تبلیغ کے ذریعے ان مستعد دلوں کی تلاش کریں۔ اور ہر طبقہ میں تبلیغ کی کوشش کریں۔ کچھ لوگ تیار ہو چکے ہیں۔ اور کئی اندر ہی اندر تیار ہو رہے ہیں۔ اور کئی ہیں۔ جو ان فرشتوں کی بڑی بڑی گرزیں کھا کر بعد میں آکر ملینگے اس لئے ہمیں مستعد دلوں کی تلاش کرنی چاہیئے۔

تبلیغ اور پھر اس میں کامیابی کے کیا ذرائع ہیں۔ اس کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ۔ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔

پس ہمیں انبیاء اور ان کے صحابہ کے اسوہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور تبلیغ کے راستے میں جو مشکلات ہوں۔ ان کو دیکھ کر سستی یا کمزوری نہیں دکھانی چاہیئے۔ اور نہ ایسا ہو۔ کہ انسان لوگوں کی مخالفت دیکھ کر بے دست و پا ہو کر بیٹھ جائے۔ کامیابی کے لئے نئے نئے میدان تلاش کئے جائیں۔ ایسے ہی انفرادی اور قومی کمزوریوں کے لئے اور نیز ثابت قدمی کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ خامیاں نصرت الٰہی کے جذب کرنے میں حائل ہوتی ہیں۔ ایسے ہی کثرت سے ذکر الٰہی کرنا۔ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی اطاعت اور آپس میں نہایت ہی اتحاد اور اتفاق سے رہنا بہت ہی اعلےٰ نتائج پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ان نصائح کی اہمیت کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے اور نیز اپنے مقدس امام کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ حقیقی کامیابی کامل اطاعت سے ہی وابستہ ہے۔

ہندوستان کی مشترکہ زبان

"ہندو یہ کوشش نہ کریں۔ کہ مشکل الفاظ سنسکرت کے لاکر اس (ہندوستانی زبان) میں گھسیٹ دیں۔ اور مسلمان یہ نہ کریں کہ فارسی اور عربی کے دقیق الفاظ شامل کر لیں اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو زبان کے لحاظ سے دونو ایک دوسرے سے دور ہوتے جائیں گے"۔

یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو دیوان رادھا کشن ایم۔ اے نے اخبار ملاپ کے بسنت نمبر میں "ہندوستان کی مشترکہ زبان" کے مضمون کے ماتحت لکھے ہیں اور اس امر پر بہت زور دیا گیا ہے۔ کہ ہندی اور سنسکرت اور فارسی اور عربی زبان کے الفاظ ہندوستانی زبان میں داخل نہ کئے جائیں۔ تاکہ زبان اپنی اصلی صورت کو بگاڑ کر ایک نئی صورت اختیار نہ کرے۔

لیکن اسی اخبار میں دوسری جگہ ایک مضمون درج ہے۔ اور اس کا جو طرز بیان ہے۔ وہ اس قدر ہندی اور سنسکرت زبان کے الفاظ کی بھرمار کی وجہ سے مشکل کر دیا گیا ہے۔ کہ ایک اردو دان شخص اسے سمجھنے سے ہی قاصر ہے۔ چنانچہ اس کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے۔

"آشرم کے تپسویوں نے مہاراج کا سیوا استکار کیا اور تب مہاراج نے انہیں پوچھا۔ مہاراج! اتنا تو بتا کہ آشا بڑی ہے یا اتتر کش جس میں ہر قسم کے جیو جنتو مرتے ہیں؟ آشا دادی پرش بڑا ہے۔ یا کہ مہان اتتر کش۔ ان میں سے ایک تپسوی بولے۔ راجن! ہم تمہیں ایک بہت ہی قدیم کہانی سناتے ہیں۔ جس سے آپکو آشا کا تتو سمجھ میں آجائے گا۔ ذرا غور سے سنیئے"۔

(گذری ہوئی کہانیاں ملاپ بسنت نمبر)

مقام غور ہے۔ کہ ایک ہی پرچہ میں جہاں اس اصول کو پیش کیا جا رہا ہے۔ کہ ہندوستانی زبان میں دوسری زبانوں کے مشکل الفاظ کو مدغم نہ کیا جائے۔ یہ سعی اور کوشش مادر وطن کی دو بڑی قوموں کے اتحاد کے منافی ہوگی۔ وہاں دوسری طرف اسی پرچہ میں ایسے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جو عملی طور پر اس پیش کردہ اصول کی تردید کر رہے ہیں۔ اور اردو زبان میں ہندی اور سنسکرت کے مشکل الفاظ کی ایسے بھرمار کی جاتی ہے کہ اس کی صحیح شکل ہی قائم نہیں رہتی۔ پس اس طرح سے اردو کی تخریب کے درپے ہونا یقیناً ایک مذموم اور قابل نفرین کوشش ہے۔ اور وہ لوگ جو اس تخریبی کارروائی کا باعث بن رہے ہیں۔ انہیں یقین کر لینا چاہیئے۔ کہ ایسے امور سے کبھی اتحاد اور یگانگت قائم نہیں ہو سکتی۔ محض خیالی اصول قائم کرکے ان کا پابند نہ ہونا۔ اور عملی صورت میں ان کی مخالفت کرنا یہ طریق مفاہمت کا نہیں ہو سکتا۔ البتہ پیچیدگی اور مشکلات میں مزید اضافہ کا موجب ضرور ہو سکتا ہے۔

میں نے ایک گزشتہ اشاعت میں یہ عرض کیا تھا۔ کہ ہندوستان میں اردو زبان ایک ہمہ گیر شہرت کی مالک ہے۔ ملک کے گوشہ گوشہ میں اس کے جاننے والے اور بولنے والے موجود ہیں۔ اور ہندوستان کی تمام زبانوں میں اس جہت سے کوئی زبان بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور پھر ہندوستان کے مشہور ادیب۔ مایہ ناز شاعر خواہ وہ ہندو ہوں۔ یا مسلمان انہیں اس زبان سے ایک خاص انس رہا ہے۔ اور ان کے بہت سے قیمتی جذبات کا ترجمان یہی زبان بنی ہے۔ علاوہ ازیں اس زمانہ میں خدائی آواز بھی اس کی تائید اور مطابقت میں ہے۔ وہ برگزیدہ انسان جسے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے لئے مصلح اور مسیح موعود (علیہ السلام) بنا کر بھیجا۔ اس کا اکثر لٹریچر اس زبان میں ہے۔ پس ہر لحاظ سے اردو زبان کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ ہندوستان کی قومی اور مشترکہ زبان کہلائے۔

اور یہ زبان ایسی ہے۔ جو کسی خاص قوم کی طرف منسوب نہیں ہوتی۔ نہ تو اسے محض مسلمانوں کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ صرف ہندوؤں کی طرف۔ چنانچہ سر تیج بہادر سپرو اس کے متعلق فرماتے ہیں۔

"اردو دراصل ہندو اور مسلمان دونو کے اسلاف کی بنائی ہوئی زبان ہے۔ اور اسی سے دونو قوموں کی تہذیب اور تمدن کے آپس میں سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے"۔ اور اس مضمون میں لکھا ہے کہ "ہندو مسلم اتحاد کا انحصار محض اردو کی بقاء پر ہے"۔ (ہمایوں اگست ۲۸ء)

پس ہندوستان کے لئے اگر کوئی زبان اشتراکیت کی صلاحیت رکھتی ہے۔ تو وہ اردو ہی ہے۔ اور اسی زبان کے فروغ دینے پر بہت حد تک آپس میں اتحاد ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ جو اس قومی زبان کی تخریب کے درپے ہیں۔ اور اسے مٹانے کے خواہشمند ہیں۔ وہ اپنے اس مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہاں ان کی یہ ناکام کوششیں آپس کے تفرقہ اور انشقاق کا باعث ضرور بن رہی ہیں۔

خاکسار ملک محمد عبداللہ قادیان۔

اہم ملکی حالات وواقعات

کانپور میں افسوسناک ہندو مسلم فساد

۱۱ فروری کانپور میں ۸½ بجے کے قریب سٹیشن روڈ پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق اس سلسلہ میں ۱۹ آدمی ہلاک ۷۵ زخمی اور ۳۰۰ کے قریب گرفتار ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۷ بجے شام سے ۵ بجے صبح تک ۲ ماہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کا اجتماع بھی خلاف قانون قرار دیا گیا۔ ہر قسم کا اسلحہ لے کر چلنے کی ممانعت کر دی گئی۔ اور پبلک کو انتباہ کر دیا گیا۔ کہ پولیس اور فوج کو بلوائیوں پر گولی چلانے کا پورا پورا اختیار دے دیا گیا ہے۔

کل اگرچہ پولیس نے حالات پر قابو پالیا تھا۔ لیکن ۱۲ فروری کی صبح پھر فساد ہو گیا۔ چنانچہ مول گنج۔ شاہ آباد اور دوسرے علاقہ میں خوب بھر پٹول ہوئی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے قریبی اضلاع سے پولیس طلب کرنا پڑی۔ اس وقت بڑے بڑے بازاروں میں حالات قابو میں ہیں اکا دکا حملے جاری ہیں پولیس کا پہرہ سخت کر دیا گیا ہے ہندوؤں کو مسلمانوں کے محلے اور مسلمانوں کو ہندوؤں کے محلوں سے نکالا جا رہا ہے اشیائے خورد و نوش گراں ہو گئی ہیں۔ سبزی اور پھل چار گنا قیمت پر فروخت ہوتے ہیں۔ اور دودھ بھی لوگوں کو بڑی مشکل سے ملتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہڑتال جاری رہی تو لوگ شدید مشکل میں مبتلا ہو جائیں گے معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ میں حکومت یوپی کو اس فساد کے متعلق سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے بار بار ٹیلیفون پر صورت حالات دریافت کی جاتی ہے۔ وزیر اعظم یوپی دورہ پر جانے والے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔

گذشتہ ۴ دن سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں کشیدگی چلی آتی تھی۔ واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی ایک برات بانس منڈی مسجد کے سامنے باجا کے ساتھ گذرنا چاہتی تھی مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا۔ حالات بگڑتے دیکھ کر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دو دن کے لئے مسجد کے سامنے باجا کے ساتھ گذرنے کی ممانعت کر دی۔ ہندوؤں نے احتجاج کے طور پر ہڑتال کر دی۔ الہ آباد کے کمشنر نے آکر ہندوؤں اور مسلمانوں کے نمائندوں سے ملاقات کی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جھگڑا کا فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمان یہ ثابت نہیں کر سکے کہ مسجد کے سامنے کبھی باجا نہیں بجا۔ اس فیصلہ کے خلاف مسلمانوں نے ستیہ گرہ کی ٹھان لی۔ چنانچہ کل شام جب ہندو برات مسجد کے سامنے مسلمانوں کے احتجاج کے باوجود گذرنے لگی تو فساد ہو گیا۔

ودیا مندر سکیم کے خلاف ستیہ گرہ ختم

ناگپور ۱۲ فروری۔ نواب زادہ لیاقت علی خان سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ اور وزارت سی پی میں ودیا مندر سکیم کے سلسلہ میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اور اسی سمجھوتے کی وجہ سے مسلمانوں نے آج ودیا مندر سکیم کے خلاف ستیہ گرہ بند کر دی ہے۔ اس تحریک میں ۲۰۰ کے قریب مسلمان گرفتار ہوئے۔ امید کی جاتی ہے کہ حکومت انہیں جلد ہی رہا کر دے گی۔

حکومت کے کمیونکے میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ کانفرنس میں ودیا مندر سکیم پر بحث کی گئی جس کے خلاف مسلمانوں نے کانفرنس کا انتظار کئے بغیر ستیہ گرہ شروع کر رکھی ہے۔ وزیر اعظم نے ودیا مندر سکیم کی تفصیلات بیان کیں اور کہا کہ اس کا مقصد ناخواندگی کو دور کرنا ہے اور اس سکیم کی کامیابی کا انحصار چندے پر ہے۔ جس قدر لوگ زیادہ چندہ دیں گے اسی قدر جلدی ناخواندگی دور ہو گی۔ اور ناخواندگی کو دور کرنے میں ذات اور مذہب کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے یقین دلایا کہ ودیا مندر نام رکھنے کا مقصد نہ تو کسی قوم کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا ہے اور نہ سکیم کو مذہبی اور فرقہ وارانہ رنگ دینا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک پرائیویٹ رجسٹرڈ ایسوسی ایشن برار و ودیا مندر سمتی ناگپور مرتب ہوتی ہے۔ اس میں تمام جماعتوں اور قوموں کے لوگ شامل ہو سکتے ہیں یہ فنڈ اکٹھا کر رہی ہے۔ اور جہاں تک ہو سکا حکومت بھی مالی امداد کرے گی۔ آپ نے کہا مسلمان اسی قسم کی ایک جماعت مرتب کر لیں۔ حکومت اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسی طرح مالی امداد کرے گی نواب زادہ لیاقت علی خان نے کہا۔ کہ مسلمان اس ایسوسی ایشن کا نام "انجمن مدینۃ العلم" رکھیں گے سکولوں میں تعلیم اردو میں دی جائے گی۔ اور اس سکیم کا نام مدینۃ العلم ہو گا۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ انہیں اس تجویز پر کوئی اعتراض نہیں۔ اور مسلمان جو نام چاہیں۔ اپنی اپنی انجمن اور اپنی اپنی تعلیمی سکیم کا رکھ سکتے ہیں۔

آزادی آ رہی ہے مگر...

پنڈت جواہر لال نہرو نے ۱۱ فروری بنارس یونیورسٹی کے سائنس کالج میں طلباء کے جلسہ میں تقریر کی طلباء نے ان سے انگریزی میں تقریر کرنے کے لئے درخواست کی۔ آپ نے جواب میں کہا کہ مجھے انگریزی میں تقریر کرنے پر کچھ اعتراض نہیں۔ لیکن اصول کے طور پر میں ہندوستانی میں بولنا چاہتا ہوں۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں انقلاب آ رہے ہیں۔ ایک انقلاب یہ ہے کہ ہمیں اپنا کام انگریزی میں نہیں بلکہ ہندوستانی میں کرنا چاہیئے۔ اور وہ لوگ ناکارہ سمجھیں گے جو انگریزی جانتے ہونگے۔ لیکن ہندوستانی میں کام نہ کر سکیں گے۔ میرا یہ اعتقاد روز بروز پختہ ہوتا جا رہا ہے۔ کہ ہمارے مسائل صرف سوشلزم کے ذریعے تسلی بخش طور پر حل ہو جائیں گے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ آزادی آ رہی ہے لیکن آزادی اور جمہوریت کے کاز کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہمیں کامل ڈسپلن رکھنے کے متعلق اپنی بھاری ذمہ داریوں کا احساس کرنا چاہیئے۔

اخیر میں آپ نے کہا۔ کہ بنارس یونیورسٹی قومی یونیورسٹی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس میں تعلیم پانے کے لئے مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اور ہندو طلباء کو مسلم یونیورسٹی اور کالجوں میں بھیجا جائے۔ اس طرح قومی اتحاد کے کاز کو تقویت ملے گی۔

گاندھی جی نے معافی مانگ لی

گاندھی جی نے اخبارات کے نام ذیل کا بیان جاری کیا ہے سیٹھ جمنا لال بجاج نے ریاست جے پور سے دوسری مرتبہ اپنے اخراج کے متعلق میرے بیان کو اخبار میں پڑھ کر ٹیلیفون میں ذیل کی اطلاع دی "۹ فروری کو مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ینگ کے بارے میں میری اطلاع کی بناء پر آپ نے جو بیان جاری کیا ہے۔ وہ غلط ہے۔ کیونکہ ٹیلیفون میں گڑبڑ پیدا ہو گئی تھی۔ میرا صحیح بیان ۸ اور ۹ فروری کے اخبار "ہندوستان ٹائمز" میں شائع ہوا۔ مجھے امید ہے کہ آپ مناسب کارروائی کرینگے" اس وقت میں نے ہندوستان ٹائمز کے وہ پرچے نہیں پڑھے تھے۔ جن کا ذکر سیٹھ جی نے کیا ہے۔ اب میں یہ دونوں پرچے دیکھ چکا ہوں۔ اور میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے نادانستہ طور پر مسٹر ینگ سے ناانصافی کی ہے۔ میں نے ان پر یہ الزام لگایا تھا۔ کہ انہوں نے سیٹھ جی سے دھوکا کیا ہے میں نے ٹیلیفون کی ایک اطلاع کی بنا پر جو مجھے سیٹھ جی کے لڑکے نے بھیجی تھی۔ یہ بیان جاری کیا تھا۔ اور جو کچھ میں نے سنا اس کا ترجمہ بیان میں دیدیا سیٹھ جی کے لڑکے نے ٹیلیفون میں جو کچھ سنا۔ اس کے متعلق انہیں کوئی شبہ نہیں تھا۔ بہرحال میں جس غلطی کا مرتکب ہوا ہوں۔ اس کے لئے میں مسٹر ینگ سے غیر مشروط معافی مانگتا ہوں۔ اور آئندہ ٹیلیفون کی اطلاعات کی بناء پر کچھ رائے ظاہر کرتے وقت بڑی احتیاط سے کام لونگا۔ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ینگ نے کوئی دھوکا نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ اعلیٰ حکام کے حکم کی تعمیل میں ایک ناخوشگوار فرض ادا کر رہے ہیں۔ اور تعمیل کراتے ہوئے وہ ایسی شائستگی سے پیش آئے۔ جو ان حالات میں ممکن تھی۔ یہ تلافی کرنے کے بعد میں ضرور کہونگا۔ کہ "ہندوستان ٹائمز" کی اطلاع جس کی تصدیق سیٹھ جی نے کر دی ہے۔ ظاہر کرتی ہے کہ ان سے ٹیلیفون کی اطلاع کی نسبت زیادہ بدسلوکی کی گئی

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت وصیت ہے۔ ہر احمدی جس کی عمر ۱۸ سال یا اس سے زیادہ ہو۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ وصیت کر سکتا ہے۔ وصیت جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ سے لے کر ۱/۳ حصہ تک ہو سکتی ہے۔ اگر جائیداد کے علاوہ کسی اور قسم کی آمدنی ہو۔ تو وہ شخص حصہ آمد کی وصیت بھی کرے۔ اگر جائیداد نہ ہو۔ صرف آمدنی ہی ہو۔ تو صرف حصہ آمد کی وصیت بھی ہو سکتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ متروکہ جائیداد کی وصیت کرنی ضروری ہے۔

اس وقت جماعت لاکھوں کی تعداد میں ہے۔ مگر اب تک موصیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوستوں نے وصیت کی اہمیت کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔ ہر بالغ مرد اور عورت کے لئے ضروری ہے۔ کہ رسالہ "الوصیت" کو اچھی طرح سے پڑھے۔ اور ناخواندہ ہونے کی صورت میں کسی سے پڑھوا کر سن لے۔ "وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ اور کسوٹی ہے ایمان کے پرکھنے کی"۔

آجکل دنیا میں انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ سخت بلاؤں کے دن ہیں۔ ایسے موقعوں پر مالی قربانی کرنی بہت ضروری ہے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل کے دامن میں چھپا لے مبارک ہے وہ جو اس وقت کو شناخت کر کے اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کرے۔ اور اپنا مال خدا کی راہ میں قربان کرنے کا عملی ثبوت پیش کرے۔

اس اعلان کو ہر جماعت اپنی اپنی مساجد میں پانچ وقتوں میں سناوے۔ تاکہ یہ آواز ہر احمدی بالغ مرد تک پہونچ جائے۔ اور ہر ایک مرد جو اس اعلان کو سنے وہ اپنے گھر عورتوں کو بھی سناوے۔ اور جس جس جماعت میں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہ بھی ہر عورت تک اس اعلان کو پہنچا دیں۔

سیکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے واسطے ایک ڈرائنگ ماسٹر کی ضرورت ہے، خواہشمند احباب اپنی درخواستیں فوراً ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کو بھجوائیں۔ درخواست کے ساتھ نقول سرٹیفکیٹ اور مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر یا سیکرٹری صاحبان کی تصدیق شامل ہونی چاہیئے۔

ناظر تعلیم و تربیت

ڈاکخانہ یا بنکوں کا سُود

اپنی ذات پر خرچ کرنا یا اپنے ہمسایوں یا مساکین کو دینا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتوے کی رو سے حرام ہے۔ البتہ حضور کی منشاء کے مطابق اسلام کی موجودہ کمزور حالت پیش نظر ایسے روپیہ کو اشاعت اسلام پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔ لہذا اس قسم کا تمام روپیہ اس غرض کے لئے مرکز میں آنا چاہیئے۔

ناظر بیت المال

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ بڈھا ولد قادر ذات ارائیں سکنہ دھنوہہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مؤرخہ ۵ ۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۲۵ ۱/۳۹

(دستخط) جناب خان سربلند خانصاحب بی۔ اے۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ فضل الدین عرف فضلو ولد نبو بخش۔ ذات گوجر سکنہ نور نگ پور۔ تحصیل دسوہہ۔ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مؤرخہ ۵ ۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۵ ۲/۳۹

(دستخط) خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ۔ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ نہیاں سنگھ ولد گنڈا سنگھ و جگنناتھ اودھو رام۔ ذات راجپوت سکنہ چمینہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مؤرخہ ۱ ۳/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مؤرخہ ۲۸ ۱/۳۹

(دستخط) خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

جے پور ۱۲ فروری۔ سیٹھ جمنالال بجاج نے آج تیسری مرتبہ ریاست جے پور میں داخلہ کے امتناعی حکم کی خلاف ورزی کی۔ آپ اپنے سکرٹری کے ہمراہ بذریعہ موٹر جا رہے تھے کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے پولیس کی معیت کے ذریعہ آپ کو کار سے نکال کر اپنی کار میں بٹھا لیا اور آپ کو گڑھ مورن انسپکشن بنگلہ میں لے جایا گیا۔

کلکتہ ۱۲ فروری۔ آج صبح مزید سات سیاسی بنگالی قیدیوں کو ڈمڈم جیل سے قبل از وقت رہا کیا گیا۔

راجکوٹ ۱۲ فروری۔ حکام نے منی بہن پٹیل اور کستورا بائی کو دربار راجکوٹ کے بنگلے میں رکھا ہے۔ کیونکہ ان کو اچھے مقام پر منتقل کرنے کے بارہ میں پبلک زور دے رہی تھی۔ مسٹر جمنا داس گاندھی اور گاندھی جی کے بھتیجے نرائن داس گاندھی کو جو جیل میں ہیں۔ ان کی ملاقات کی آج اجازت دی گئی۔

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ آج مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کی صدارت میں جے پور میں سیٹھ جمنالال بجاج کی گرفتاری کے سلسلہ میں ایک جلسہ ہوا جس میں کئی ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ان میں سے ایک میں سیٹھ جمنالال بجاج کو ان کی گرفتاری پر مبارکباد دی گئی اور دوسرے میں گورنمنٹ ہند کے رویہ پر نکتہ چینی کی گئی۔ اور اعلان کیا گیا کہ متحدہ ہندوستان عنقریب گورنمنٹ کو سمجھوتہ کے لئے مجبور کر دے گا۔

حیدر آباد دکن ۱۲ فروری۔ سٹیٹ کانگرس کے ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں پہلے جتھہ میں حصہ لینے والے تین وکیلوں کو نوٹس دیا گیا تھا کہ وہ وجہ بیان کریں کہ کیوں نہ ان کے لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں۔ آج ہائیکورٹ کے تین ججان پر مشتمل بنچ نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا دو نے فیصلہ دیا کہ لائسنس منسوخ کر دیئے جائیں لیکن ایک جج نواب اصغر جنگ نے قرار دیا کہ چونکہ یہ اپنی نوعیت کا پہلا مقدمہ ہے اس لئے ملزموں کو انتباہ کر کے رہا کر دیا جائے۔

میڈرڈ ۱۲ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ریپبلکن گورنمنٹ کی وزارت کا ایک اجلاس تین گھنٹے تک ہوتا رہا۔ جس میں جنرل فرینکو کا مقابلہ جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور اعلان کیا گیا کہ جمہوریت کی حفاظت کے لئے تمام قومی ذرائع استعمال کئے جائیں۔ وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ گورنمنٹ کا ہیڈ کوارٹر اب میڈرڈ میں ہوگا۔ ہم اس وقت جنگ جاری رکھیں گے جب تک فرینکو کی فوجوں سے غیر ملکی عنصر نکال نہیں دیا جاتا۔ گورنمنٹ نے عوام کو پوری پوری حفاظت کا یقین دلایا ہے فرانس نے جنرل فرینکو کی حکومت کو تسلیم کرنے سے فی الحال انکار کر دیا ہے۔

مدراس ۱۰ فروری۔ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ جب اسمبلی۔ سنٹرل اسمبلی یا لوکل بورڈ وغیرہ کے انتخاب ہوا کریں۔ تو ان دنوں انتخاب سے ایک دن پیشتر شراب کی دوکانیں بند کر دی جایا کریں۔ اور الیکشن کے دوران میں بھی بند رہیں۔ اس سلسلہ میں عنقریب گورنمنٹ کی طرف سے ایک حکم نافذ کیا جائیگا۔

ناگپور ۱۱ فروری۔ سی پی گورنمنٹ کا آرڈر آنے پر پولیس نے وہ تمام مقدمات واپس لے لئے ہیں۔ جو مسلم ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں ۲۱۰ کے قریب مسلمانوں کے خلاف چل رہے تھے۔

وارسا ۱۱ فروری۔ شمال مغربی پولینڈ میں جرمنوں پر بغاوت کا شبہ کیا جا رہا ہے پولیس نے دو جرمن عورتوں کو گرفتار کر لیا کئی مکانوں پر چھاپے مارے سات مزید جرمن گرفتار کئے گئے جن میں پولینڈ کی جرمن ایسوسی ایشن کا لیڈر بھی ہے۔

لاہور ۱۲ فروری۔ محکمہ انسداد رشوت ستانی کے سلسلہ میں پنجاب گورنمنٹ نے اس برانچ کا انچارج ایک سینئر پولیس افسر کو بنانے کا فیصلہ کیا ہے جس کے ماتحت رشوت کے واقعات کی تحقیقات کرنے کے لئے سپرنٹنڈنٹ رکھا جائے گی۔

ناگپور ۱۱ فروری۔ عثمانیہ یونیورسٹی سے جن طلباء کو بندے ماترم گیت گانے پر نکال دیا گیا تھا۔ وائس چانسلر ناگپور یونیورسٹی کی کوشش سے سی پی کے گورنر اور وزراء نے ان کو گورنمنٹ کالجوں میں داخل کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

کلکتہ ۱۲ فروری۔ مسٹر بوس کے نام نحاس پاشا نے مصر سے بذریعہ تار تریپوری کانگرس کے ۱۰ مارچ کے اجلاس میں شرکت کی دعوت کو منظور کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر مجھے کسی سیاسی انجمن نے یہاں نہ روک لیا تو میں ہندوستان ضرور آؤنگا۔ یہ عزت افزائی میری ذاتی خوشی و فخر کا باعث ہے۔

کٹک ۱۱ فروری۔ آج اڑیسہ اسمبلی میں وزیر اعظم نے ساہوکارہ بل پیش کیا۔ ایک ممبر نے تجویز پیش کی کہ اسے دوبارہ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے لیکن یہ تجویز گر گئی۔

کلکتہ ۱۱ فروری۔ کل مداری پور علاقہ کے ۲ ہزار مسلمان کاشتکار سب ڈویژنل افسر کے پاس گئے اور ان سے زرعی قرضہ اور دیگر ریلیف کی درخواست کی۔ ایک جلسہ کے دوران میں ان کسانوں نے بنگال گورنمنٹ کو الٹی میٹم دیدیا کہ اگر ان کے مطالبات پورے نہ کئے گئے تو وہ بھوک ہڑتال کر دیں گے۔

بمبئی ۱۱ فروری۔ فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے والے مضامین شائع کرنے کی بنا پر بمبئی گورنمنٹ نے "انصار" "ترکیال" "روزگار" اور "انگلا" چار اخبارات سے ضمانت طلب کی ہے اس کے علاوہ ان مطابع سے بھی ضمانت طلب کی گئی ہے جہاں یہ اخبارات چھپتے ہیں۔

نوشہرہ ۱۰ فروری۔ فرنٹیئر گورنمنٹ کی طرف سے صوبہ کے لوگوں کے لئے تپ دق کے سینی ٹوریم کی تعمیر داور کے مقام پر ہو رہی ہے۔ اس کی رسم افتتاح ماہ اپریل میں ادا کی جائے گی۔

لنڈن ۱۱ فروری۔ سنٹرل اسمبلی نے جو ہندوستان کے متعلق لیگ آف نیشنز سے علیحدہ ہونے کی تجویز پاس کی ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اس معاملہ کو حکومت برطانیہ کے نوٹس میں نہیں لائے گی۔ اور نہ اس کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کوئی دخل دے گی۔

پشاور ۱۲ فروری۔ آج نمائندہ پریس نے مولانا آزاد کے پرائیویٹ سکرٹری سے دریافت کیا کہ کیا یہ درست ہے کہ مولانا آزاد نے کانگرس ورکنگ کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہی مولانا نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا ہے۔

بمبئی ۱۲ فروری۔ کانگرس نگر میں ۲۵ ہزار روپیہ کی لاگت سے گاندھی جی کا بت نصب کیا جا رہا ہے۔ اس پر گاندھی جی نے اخبار ہریجن کے ذریعہ اس کی مخالفت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اپنے مسلمان دوستوں سے جن کے درمیان میری زندگی کا بہترین حصہ گذرا ہے میں نے اپنے بت اور اپنی تصویروں سے نفرت سیکھی ہے اگر یہ اطلاع درست ہے تو میں چاہتا ہوں کہ استقبالیہ کمیٹی اس بیکار چیز کے بنانے کا قصد ترک کر دے۔

کرنال ۱۰ فروری۔ میراں گھاٹی کے پاس ایک ٹیلہ کی کھدائی پر دو توپیں برآمد ہوئیں۔ جو پولیس نے اپنے قبضہ میں کر لی ہیں

لنڈن ۱۱ فروری۔ دارالعوام میں نائب وزیر ہند سے دریافت کیا گیا۔ کہ ہٹلر کی کتاب "میری جدوجہد" کی ہندوستان میں اشاعت رد کنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کرنے کا ارادہ ہے نائب وزیر ہند نے ایک تقریری بیان کے دوران میں بتایا کہ کتاب مذکور کی اشاعت پر تا حال کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔

واشنگٹن (بذریعہ ڈاک) اندازہ لگایا گیا ہے کہ سنہ ۳۸ء کے اختتام پر یورپ کے خاص ملکوں کی ہوائی جہاز بنانے کی ماہانہ تعداد حسب ذیل تھی۔ جرمنی ۔۔ ۷ سے ۵۰۰ تک اطالیہ قریباً ۲۰۰ برطانیہ قریباً ۲۰۰ فرانس قریباً ۷۵

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی